ماہنامہ
جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان
جرمنی

اخبار احمدیہ

ایڈیٹر :- صادق محمد طاہر

AHMADIYYA MUSLIM JAMAAT GERMANY

جلد نمبر ۳ ماہ تبلیغ ۱۳۷۶ ہجری شمسی مطابق فروری ۱۹۹۷ء شمارہ نمبر ۲

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہر ایک مصلح اور مجدد جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے وہ لیلۃ القدر میں ہی اترتا ہے

"..... خدا تعالیٰ سورۃ القدر میں بیان فرماتا ہے بلکہ مومنین کو بشارت دیتا ہے کہ اس کا کلام اور اس کا نبی لیلۃ القدر میں آسمان سے اتارا گیا ہے۔ اور ہر ایک مصلح اور مجدد جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے وہ لیلۃ القدر میں ہی اترتا ہے۔ تم سمجھتے ہو کہ لیلۃ القدر کیا چیز ہے؟ لیلۃ القدر اس ظلمانی زمانہ کا نام ہے جس کی ظلمت کمال کی حد تک پہنچ جاتی ہے اس لئے وہ زمانہ بالطبع تقاضا کرتا ہے کہ ایک نور نازل ہو جو اس ظلمت کو دور کرے۔ اس زمانہ کا نام بطور استعارہ کے لیلۃ القدر رکھا گیا ہے۔ مگر درحقیقت یہ رات نہیں ہے یہ ایک زمانہ ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہمرنگ ہے۔ نبی کی وفات یا اس کے روحانی قائم مقام کی وفات کے بعد جب ہزار مہینہ جو بشری عمر کے دور کو قریب الاختتام کرنے والا اور انسانی حواس کے الوداع کی خبر دینے والا ہے گذر جاتا ہے تو یہ رات اپنا رنگ جمانے لگتی ہے۔ تب آسمانی کارروائی سے ایک یا کئی مصلحوں کی پوشیدہ طور پر تخم ریزی ہو جاتی ہے۔ جو نئی صدی کے سر پر ظاہر ہونے کے لئے اندر ہی اندر طیار ہو رہے ہیں۔ اسی طرف اللہ جلشانہ اشارہ فرماتا کہ لیلۃ القدر خیر من الف شھر یعنی اس لیلۃ القدر کے نور کو دیکھنے والا اور وقت کے مصلح کی صحبت سے شرف حاصل کرنے والا اس (۸۰) اسی برس کے بڈھے سے اچھا ہے جس نے اس نورانی وقت کو نہیں پایا۔ اور اگر ایک ساعت بھی اس وقت کو پالیا ہے تو یہ ایک ساعت اس ہزار مہینے سے بہتر ہے جو پہلے گذر چکے۔ کیوں بہتر ہے؟ اس لئے کہ اس لیلۃ القدر میں خدا تعالیٰ کے فرشتے اور روح القدس اس مصلح کے ساتھ رب جلیل کے اذن سے آسمان سے اترتے ہیں۔ نہ عبث طور پر بلکہ اس لئے کہ تا مستعد دلوں پر نازل ہوں اور سلامتی کی راہیں کھولیں سو وہ تمام راہوں کے کھولنے اور تمام پردوں کے اٹھانے میں مشغول رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ ظلمت غفلت دور ہو کر صبح ہدایت نمودار ہو جاتی ہے۔" (فتح اسلام۔ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۲، ۳۳)

★★★★★★

دعوت الیٰ اللہ

مختلف ریجنز کی کارکردگی کا جائزہ

ھمبرگ ریجن جرمنی بھر میں سبقت لے گیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں جو بار بار ارشادات اور یاددہانیوں پر مشتمل نصائح ہوتی رہتی ہیں اس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے احباب جماعت کے دلوں میں ایک جوش اور ولولہ پیدا فرما دیا ہے۔ جماعت احمدیہ جرمنی کے افراد کو بھی اللہ تعالیٰ اس میدان میں قدم آگے بڑھانے کی توفیق عطا فرما رہا ہے۔ ذیل میں شعبہ تبلیغ کی طرف سے جاری ہونی والی ماہ دسمبر کی ایک رپورٹ کا مختصر تجزیہ پیش کیا جا رہا ہے تاکہ احباب جماعت کے ازدیاد ایمان کے ساتھ ان کوششوں کو بھی تقویت حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ ان کاوشوں کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ (آمین)

ھمبرگ ریجن :- اللہ کے فضل سے ھمبرگ ریجن کو جرمنی بھر میں دعوت الی اللہ کے میدان میں اول نمبر پر آنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور سینکڑوں افراد کو حلقہ بگوش احمدیت یعنی حقیقی اسلام کرنے والے اس ریجن کی جماعت Bremerhaven اول رہی جس نے ڈیڑھ صد سے زائد افراد کو احمدیت

باقی صفحہ ۲ پر

"اسلامی اصول کی فلاسفی" کی اشاعت

تین ھزار سے زائد کی تعداد میں تقسیم۔ ۱۰۴ لائبریریوں میں رکھی گئی

ھمبرگ ریجن تقسیم کے لحاظ سے جرمنی بھر میں اول رہا

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی معرکہ آراء تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے صد سالہ جشن تشکر کے سلسلہ میں احباب جماعت دنیا بھر میں اس کی اشاعت کے لئے کوشاں ہیں۔ ۱۸۹۶ء میں جلسہ اعظم مذاہب میں پیش کیا جانے والا یہ مضمون خدائی بشارات کے تحت تمام مضامین پر بالا رہا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں لاکھوں پیاسی روحوں کو اسلام کے چشمہ حقیقی سے سیراب کرنے کا موجب بنا اور بن رہا ہے۔

اس ضمن میں جماعت احمدیہ جرمنی کے افراد نے ملک کے طول و عرض میں اپنے پیارے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس کی اشاعت میں حصہ لیا اور یہ سلسلہ ابھی جاری ہے گو ابھی تمام جماعتوں کی طرف سے اس بارہ میں مساعی کی رپورٹس موصول نہیں ہوئیں۔ تاہم اب تک کی موصولہ رپورٹس کا مختصر جائزہ پیش خدمت ہے۔

الٰہی بشارات کے نتیجے میں غالب آنے والی یہ تصنیف جس کے ۴۰ سے زائد زبانوں میں تراجم کئے جا چکے ہیں جرمنی بھر میں تین ہزار دو صد پندرہ کی تعداد میں مختلف افراد میں تقسیم کی گئی۔ جن میں جرمن، انگلش، ترک، عرب، البانین، فرنچ اور اردو خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ خدا کے فضل سے بہت اچھے اثرات دیکھنے میں آئے ہیں اور جب مختلف افراد سے آراء لی گئیں تو انہوں نے تسلیم کیا کہ اسلامی تعلیمات کے فلسفہ کو یہ کتاب واقعتاً انتہائی احسن رنگ میں اجاگر کرتی ہے۔

تقسیم کے لحاظ سے ھمبرگ ریجن جرمنی بھر میں اول رہا۔ اس معاملہ میں ھمبرگ سٹی کی لجنہ کی مساعی قابل قدر ہے۔ انفرادی تقسیم کے علاوہ اس کتاب کو متعارف کروانے کی غرض سے ۲۹ اجلاسات اور ۹ پریس کانفرنسز کا انعقاد کیا گیا۔ علاوہ ازیں ۱۰۴ لائبریریوں میں بھی یہ کتاب رکھی گئی۔ لائبریریوں میں یہ کتاب رکھوانے کے سلسلہ میں ریجن ویزبادن نے سبقت لی۔ مزید تفصیلات ملنے پر انشاء اللہ مجموعی رپورٹ مرتب کر کے ازدیاد ایمان کی خاطر احباب کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔

★★★★★★

جرمنی بھر کے مختلف ریجنز میں تعلیم القرآن کلاسز کا انعقاد

ساڑھے چار صد سے زائد احمدی طلباء و طالبات کی شرکت

کاسل ریجن طلباء و طالبات کی حاضری کے لحاظ سے پہلے نمبر پر رہا

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا :- "اَنْتَ الشَّیْخُ الْمَسِیْحُ الَّذِیْ لَایُضَاعُ وَقْتُہٗ" کہ تو وہ بزرگ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ان قیمتی اوقات کی قدر کرتے ہوئے جہاں خود انتہائی مصروف وقت گذارا وہاں اپنی جماعت کے افراد کو بھی اسی نہج پر اپنی زندگیاں گذارنے کی تلقین فرمائی۔ اپنے پیارے آقا کے ارشادات کی اتباع میں جماعتی طور پر ایسے پروگرام بنائے جاتے ہیں جن سے وقت کو بہترین مصرف میں لایا جا سکے۔

چنانچہ ہر سال ماہ دسمبر میں تعلیمی اداروں میں ہونے والی تعطیلات سے استفادہ کرتے ہوئے جماعت احمدیہ جرمنی ہر ریجن میں تعلیم القرآن کلاس منعقد کرتی ہے۔ جن میں ریجن بھر سے احمدی طلباء و طالبات قرآنی حکم کے مطابق "تَفَقُّہٌ فِی الدِّیْن" کے حصول کی خاطر شامل ہوتے ہیں اور اس طرح اپنے اس وقت کو نیک مقاصد کی خاطر گذارتے ہیں۔

سال ۱۹۹۶ء کے اواخر میں حسب سابق ایسی ہی تعلیم القرآن کلاسز کا انعقاد ریجنز کی سطح پر کیا گیا۔ ۲۱ تا ۲۷ دسمبر منعقد ہونے والی ان کلاسز میں مرکز کی طرف سے مقرر شدہ نصاب کے مطابق روزانہ اسباق دیئے جاتے رہے۔ ہر ریجن میں مختلف صاحب علم احباب نے درج ذیل مضامین کے پڑھانے میں خدمات سرانجام دیں۔ قرآن کریم، حدیث، فقہ، تاریخ اسلام و احمدیت، موازنہ مذاہب، علم کلام وغیرہ۔ مزید برآں غیر نصابی سرگرمیاں بھی ساتھ ساتھ جاری رہیں جن میں مختلف علمی مقابلہ جات، مجالس سوال و جواب اور تلقین عمل کے سلسلہ میں مختلف علماء کی تقاریر خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

روزانہ کلاس کا آغاز بفضل خدا نماز تہجد سے کیا جاتا نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد انجام پذیر ہو کر گویا سارا دن ایک پاک دینی ماحول میں گذارا جاتا۔ مختلف ریجنز میں شامل ہونے والے طلباء و طالبات کی حاضری کی تفصیل علی الترتیب کچھ یوں ہے۔

باقی صفحہ ۴ پر

بوسنیا کے مظلوم عوام کی خدمت کے لئے

لجنہ اماء اللہ اور مجلس انصار اللہ جرمنی

کی قابل تحسین خدمات

یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے کہ جماعت احمدیہ کو اپنے پیارے امام کی وسیع النظر قیادت میں مفوضہ قربانیوں کے ساتھ مخلوق خدا کی ہمدردی کے لئے بھی ہر قسم کی قربانیاں خدا کے حضور پیش کرنے کی سعادت مل رہی ہے۔ اس کی ایک مثال بوسنیا میں مظلوم عوام کی خدمت ہے۔ جماعت احمدیہ کے وفود وقتاً فوقتاً بوسنیا کا دورہ کرکے ان کی ضروریات کا جائزہ لے کر مختلف ذرائع سے اپنے ان مظلوم بھائیوں کو مدد فراہم کرتے ہیں۔ ابھی حال ہی میں مجلس انصار اللہ جرمنی کو یہ توفیق ملی کہ بوسنیا میں سکولوں کے بچوں کو درکار روٹی کے لئے آٹے کی قلت کے پیش نظر ان کی خدمت کریں لہذا دو ہزار کلوگرام آٹا جمع کرکے بوسنیا روانہ کیا گیا۔

اسی طرح شہداء بوسنیا اور دیگر متاثرین کے بچوں کے لئے عیدالفطر کے موقع پر تحائف جمع کرکے بوسنیا روانہ کرنے کی سعادت لجنہ اماء اللہ جرمنی کے حصہ میں آئی۔ لجنہ کی ممبرات نے اس مقصد کے لئے ہزاروں کی تعداد میں خوبصورت پیکٹوں کی شکل میں جمع کئے اور پھر مرکزی نظام کے تحت یہ تحائف بوسنیا روانہ کئے گئے۔ اس سلسلہ میں سٹی فرینکفرٹ، ویزبادن ریجن، ڈارمسٹڈ ریجن اور لوکل امارت گیروس گیراؤ کی ممبرات نے مثالی نمونہ پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ اس خدمت کو قبول فرماتے ہوئے ان سب کو دین و دنیا کی بہترین حسنات سے نوازے۔

★★★★★★

کاسل ریجن میں نواحمدی احباب کا یک روزہ اجتماع

تین صد سے زائد احباب و خواتین کی شمولیت

کاسل ریجن کے زیرانتظام مختلف قومیتوں سے تعلق رکھنے والے نواحمدی احباب کا ایک اجتماع منعقد کیا گیا۔ ۵ جنوری ۱۹۹۷ء کو ہونے والے اس اجتماع کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور عربی قصیدہ سے ہوا۔ جس کے بعد ایک جرمن نواحمدی مکرم Qasim Unger نے افتتاحی خطاب کے ساتھ اجتماع کے دیگر پروگراموں کی تفصیل سے آگاہ کیا بعد ازاں علمی و ورزشی مقابلہ جات کرائے گئے۔

اس اجتماع میں تین صد سے زائد نواحمدی احباب و خواتین نے شرکت کی اور خواتین کے پروگراموں کا انعقاد خواتین نے خود ہی کیا۔ اس طرح یہ اجتماع اللہ کے فضل سے بہت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اسی قسم کے اجتماعات دیگر ریجنز میں بھی منعقد ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے نیک مقاصد پورے فرمائے۔ (آمین)

★★★★★★

دعوت الی اللہ کے میدان میں قابل تقلید کارکردگی

مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۹۶ء کو ترک احباب کے ساتھ ایک تبلیغی نشست کا اہتمام کیا گیا جس میں ترک قومیت سے تعلق رکھنے والے ساٹھ مرد و زن تشریف لائے۔ آغاز میں مکرم منیر احمد صاحب منور مربی سلسلہ نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی آمد سے متعلق قرآن و حدیث میں بیان فرمودہ بشارات سے آگاہ کیا اور جماعت احمدیہ کا مختصر تعارف کروایا۔ بعد ازاں مجلس سوال و جواب میں شامل ترک افراد نے نہایت دلچسپی سے سوالات کئے۔ جن کے محترم مربی صاحب نے جوابات دے کر تشفی کروانے کی کوشش کی۔

اس نشست کے انعقاد کے لئے جس میں ترک افراد مقررہ وقت پر تشریف لائے محترم صدر صاحب جماعت اور سیکرٹری صاحب تبلیغ نے انتھک محنت کی۔ دعوت نامے چھپوا کر تقسیم کئے اور شہر کو دو حصوں میں تقسیم کرکے دونوں داعیان الی اللہ نے اپنی اپنی اہلیہ کو ساتھ لے کر گھر گھر رابطہ کیا اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہیں ترکوں کی ایک کثیر تعداد کو اس پروگرام میں شامل کرنے کی سعادت عطا ہوئی جو کہ ایک قابل تقلید مثال ہے۔

امید ہے جرمنی کی باقی جماعتیں بھی اسی نہج پر تبلیغ کے کام کو تیز تر کرنے کے لئے کوشش کریں گی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ داعیان الی اللہ کو اپنے فضلوں سے نوازے اور اس کوشش کے نیک اور اعلیٰ نتائج مرتب فرماتے ہوئے زیادہ سے زیادہ سعید روحوں کو احمدیت کے نور سے منور فرمائے۔

جماعت احمدیہ Tauberbischofheim کو ایک کامیاب تبلیغی نشست کے انعقاد کی توفیق ملی جس میں بوسنین اور البانین افراد نے شرکت کی۔ مقامی جماعت کے ایک سرگرم داعی الی اللہ کی انتھک محنت نے اس سلسلہ میں اہم کردار ادا کیا اور خدا کے فضل سے نشست میں موجود تمام مہمانان کو بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ سے منسلک ہونے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔

کولون ریجن میں واقفین نو کے لئے تربیتی کیمپ کا انعقاد

۸۳ واقفین نو، دیگر بچگان اور والدین کے ساتھ کل حاضری ۲۶۷ رہی

مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۹۶ء کو جماعتہائے احمدیہ کولون ریجن کے واقفین نو کے دوسرے تربیتی کیمپ کا انعقاد بیت النصر کولون میں ہوا۔ جس میں ریجن بھر کے ننھے واقفین نو اپنے والدین کے ہمراہ سردی کے باوجود تشریف لائے اور کیمپ میں شرکت کی توفیق پائی۔

اس اجتماع میں مرکزی مہمان نیشنل سیکرٹری صاحب وقف نو تھے۔ جنہوں نے تلاوت قرآن کریم سے شروع ہونے والے افتتاحی اجلاس میں تربیتی کیمپ کے مقاصد اور ان میں حاضری کی اہمیت سے آگاہ کیا۔ بعد ازاں حاضر احباب نے حضور اقدس کا جلسہ سالانہ قادیان کے لئے خطاب M.T.A. کے ذریعہ براہ راست سنا۔

بچوں کے تلاوت، نظم، تقریر اور دینی معلومات کے مقابلہ جات بھی منعقد کئے گئے۔ بچیوں کے پروگراموں کے انعقاد میں محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ اور نگران صاحبہ واقفات نو کولون ریجن نے بھرپور تعاون کیا۔ M.T.A. کولون ریجن کی ٹیم نے بھی اس پروگرام کی ریکارڈنگ کی علاوہ ازیں والدین کے ساتھ نیشنل سیکرٹری صاحب وقف نو نے میٹنگ کی جس میں مستقبل کے ان ننھے منے مجاہدین اسلام کی تربیت کے مختلف امور زیر بحث آئے۔

بعد از نماز مغرب و عشاء اختتامی تقریب منعقد کی گئی جس میں مختلف مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے واقفین اور واقفات کو انعامات دیئے گئے۔ اسی طرح شامل بچگان کو سندات شرکت کے علاوہ چاکلیٹ کا تحفہ بھی پیش کیا گیا۔ آخر میں نیشنل سیکرٹری صاحب وقف نو نے اس کیمپ میں شامل ہونے والے ننھے واقفین کی سردی کی شدت کے باوجود مکمل دلچسپی سے تمام پروگراموں میں حصہ لینے پر مبارکباد دی اور حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں والدین کو اس قیمتی سرمایہ و امانت کی حفاظت کے بارہ میں توجہ دلائی۔ اللہ ہمارے ان ننھے پودوں کو شجر سایہ دار بنادے تاکہ اقوام عالم ان کی چھاؤں کے نیچے آکر راحت و سکون حاصل کرسکیں۔ (آمین)

اس کیمپ میں ۲۵ جماعتوں کے ۸۳ واقفین نو کے علاوہ ۳۲ دیگر بچگان بھی جذبہ و شوق سے اس کیمپ میں شامل ہوئے اور ایک صد باون والدین کے ساتھ کل حاضری اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۲۶۷ رہی۔

بقیہ:۔ تعلیم القرآن کلاسز کا انعقاد

کاسل ریجن ۱۴۵، ہمبرگ ریجن ۴۲، کولون ریجن ۵۸، برلن ۴۰، فرینکفرٹ سٹی، گروس گیراؤ، ڈارمسٹڈ ریجن اور ویزبادن ریجن کی مشترکہ کلاس منعقد کی گئی جس میں ۱۲۳ طلباء و طالبات نے حصہ لیا اور میونخ ریجن میں ۲۵ طلباء و طالبات شامل ہوئے۔ تمام ریجنز میں مربیان کرام نے بھی طلباء و طالبات کو دینی علوم سے روشناس کروانے کے لئے گراں قدر خدمات انجام دیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

کولون ریجن کو یہ اعزاز بھی حاصل ہوا کہ برطانیہ سے ایک انگریز مبلغ سلسلہ محترم بشیر احمد صاحب آرچرڈ (واقف زندگی) جو کہ کسی کے ہاں مہمان تھے مسجد میں تشریف لائے تو کلاس کو دیکھ کر بہت مسرت کا اظہار فرمایا، ریجن کی درخواست پر انہوں نے "انسان اپنی زندگی کیسے بہتر طور پر گذار سکتا ہے" کے موضوع پر بزبان انگریزی نصف گھنٹہ تک خطاب فرمایا جس کا ترجمہ بھی ساتھ ساتھ کیا گیا۔ اسی طرح اگلے روز اختتامی اجلاس کو بھی رونق بخشی اور قائمقام ریجنل امیر صاحب کی درخواست پر نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں میں سندات اور انعامات تقسیم فرمائے اور اختتامی خطاب میں کلاس کے انعقاد پر بےحد مسرت کا اظہار کیا اور مبارک باد دی۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و عافیت والی، مقبول خدمت دین والی، فعال لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین۔

اس کے علاوہ تمام ریجنز میں طلباء و طالبات کو حضور انور خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ان قیمتی ارشادات و نصائح سننے کا بھی شرف حاصل ہوا جو کہ جلسہ سالانہ قادیان کے لئے M.T.A. سے براہ راست نشر کئے گئے اس طرح سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی معرکہ آراء تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا تعارف اپنے پیارے امام کی زبان مبارک سے سماعت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی جو کہ یقیناً ظاہری علم کے ساتھ ساتھ ایمان و عرفان میں بھی ترقیات کا موجب ہے اور طلباء و طالبات کی زندگیوں کو احسن رنگ میں گذارنے میں بہترین ممد ثابت ہوگا۔ انشاء اللہ۔

خدا کرے کہ "تفقہ فی الدین" کے سلسلہ میں کی جانے والی یہ کوششیں بارآور ہوں اور شامل کنندگان کی تعلیمی و تربیتی ہر لحاظ سے ترقیات کا موجب بنیں۔ آمین۔

ضروری اعلان

جملہ عہدیداران و قلمی معاونین اخبار احمدیہ کی خدمت میں عرض ہے کہ آئندہ اپنی رپورٹس اور مضامین وغیرہ درج ذیل پتہ پر ارسال فرمایا کریں:۔

S. M. TAHIR
LUSTGARTEN STR. 8 B
61203 WECKESHEIM
PH. 06035-18501

(ادارہ)

پیشگوئی دربارہ مصلح موعودؓ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کی قبولیت کا ایک عظیم الشان نشان

آج سے ایک سو دس برس قبل سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو خدا تعالیٰ نے ایک لڑکے کی بشارت دی جو کہ آپ کی ہوشیار پور میں چلہ کشی کے دوران کی گئی دعاؤں کی قبولیت کے نشانوں سے ایک نشان ہے۔ اس موقع پر آپ نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں خدا تعالیٰ کی طرف سے اس پاک موعود کی علامات درج فرمائیں یہ علامات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کے حق میں پوری ہوئیں اور آپ نے خدا سے خبر پاکر مصلح موعودؓ ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ اس پیشگوئی کے الفاظ احباب کے ازدیاد علم و عرفان کے لئے ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔ (مدیر)

"..... سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملیگا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے۔) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظهر الاول و الآخر۔ مظهر الحق والعلاء كان الله نزل من السماء۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الہٰی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وكان امراً مقضياً۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء

منقول از مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۰۱-۱۰۲)

★★★★★★

ہم نے خوشبو ہی کیا اپنی پریشانی کو

ہم نے کھلنے نہ دیا بے سرو سامانی کو
کہاں لے جائیں مگر شہر کی ویرانی کو

صرف گفتار سے زخموں کا رفو چاہتے ہیں
یہ سیاست ہے تو پھر کیا کہیں نادانی کو

کوئی تقسیم نئی کر کے چلا جاتا ہے
جو بھی آتا ہے مرے گھر کی نگہبانی کو

اب کہاں جاؤں کہ گھر میں بھی ہوں دشمن اپنا
اور باہر مرا دشمن ہے نگہبانی کو

بے حسی وہ ہے کہ کرتا نہیں انساں محسوس
اپنی ہی روح میں آئی ہوئی طغیانی کو

آج بھی اس کو فراز آج بھی عالی ہے وہی
وہی سجدہ جو کرے وقت کی سلطانی کو

آج یوسف پہ اگر وقت یہ لائے ہو تو کیا
کل تمہی تخت بھی دو گے اسی زندانی کو

صبح کھلنے کی ہو یا شام بکھر جانے کی
ہم نے خوشبو ہی کیا اپنی پریشانی کو

وہ بھی ہر آن نیا میری محبت بھی نئی
جلوۂ حسن کشش ہے مری حیرانی کو

کوزۂ حرف میں لایا ہوں تمہاری خاطر
روح میں اترے ہوئے ایک عجب پانی کو

(عبیداللہ علیم)

بقیہ:۔ دعوت الی اللہ میں ریجنز کی کارکردگی

میں شامل کرنے کی سعادت پائی اور جماعت احمدیہ Oldenburg بیسیوں افراد کی بیعتیں کرواکے دوسرے نمبر پر رہی۔ دیگر نمایاں کام کرنے والی جماعتوں میں Hannover، HH.Rahlstedt اور Schleswig خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ایک نواحمدی بچے کے انتقال پر ہمبرگ سٹی نے اخوت کا عمدہ نمونہ پیش کرتے ہوئے متعلقہ فیملی سے دلی تعزیت کے ساتھ ہر ممکن مدد بھی کی۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔

سٹٹگارٹ ریجن:۔ نئے افراد کو جماعت احمدیہ میں شامل کرنے کی تعداد کے لحاظ سے عرصہ زیر رپورٹ میں اس ریجن کو دوسری پوزیشن حاصل کرنے کی سعادت ملی جہاں دو صد سے زائد افراد کو احمدیت کے نور سے متعارف کروایا گیا اور انہیں اس نور سے حصہ پانے کا موقع میسر آیا۔ الحمدللہ۔ ریجن بھر میں دس تبلیغی سٹال لگائے گئے اور ۲۴ تبلیغی نشستوں کا انتظام کیا گیا۔ ریجن بھر میں جماعت اور زون Lahr سرفہرست ہے۔ علاوہ ازیں Mannheim اور Karlsruhe سے بھی خوشکن رپورٹس موصول ہوئی ہیں۔ اللھم زد و بارک۔

کولون ریجن:۔ تبلیغی کاوشوں میں تیسرے نمبر پر کولون ریجن ہے گو تبلیغ کے مواقع زیادہ ہونے کے لحاظ سے کارکردگی میں مزید اضافہ اور اچھے نتائج حاصل کئے جاسکتے ہیں تاہم عرصہ زیر رپورٹ میں ریجن بھر میں جماعت Iserlohn بیسیوں افراد کو جماعت احمدیہ میں شامل کرنے کی سعادت پاکر پہلے نمبر پر رہی جماعت احمدیہ Osnabrueck بھی اس میدان میں عمدہ کوشش کررہی ہے دیگر جماعتوں میں Bielefeld اور Bucholt نومبائعین کی تربیت کے سلسلے میں بڑے اچھے انداز میں سرگرم عمل ہیں۔

کاسل ریجن:۔ ریجن بھر میں ۲۵ تبلیغی سٹال لگائے گئے اور ۴۲ تبلیغی نشستوں کا انعقاد کیا گیا۔ اور سو کے لگ بھگ افراد کو حلقہ بگوش اسلام و احمدیت کرنے کے علاوہ جذبہ خدمت خلق کے پیش نظر یکصد سے زائد احباب نے مختلف ہسپتالوں کے دورہ جات کرکے مریضوں کی عیادت کی توفیق پائی۔

ڈارمسٹڈ ریجن:۔ پانچویں نمبر پر آنے والے اس ریجن میں ۱۵ تبلیغی سٹال لگائے گئے اور ۳۲ تبلیغی نشستوں کا انتظام کیا گیا۔ اس طرح دعوت الی اللہ کے نتیجے میں خدا کے فضل سے بیسیوں پھل عطا ہوئے۔ جماعت Taubersbischofheim کے ایک داعی الی اللہ اور جماعت Lorsch کے سیکرٹری تبلیغ موسم کی شدت کی پرواہ کئے بغیر اپنے پیارے آقا کی آواز کو پہنچانے کے لئے دیوانہ وار خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مزید ترقیات عطا فرمائے۔

ویزبادن ریجن:۔ دعوت الیٰ اللہ کے میدان میں چھٹے نمبر پر آنے والے اس ریجن کو بھی بیسیوں افراد کو تعلیم اسلام و احمدیت سے متعارف کرواکے انہیں جماعت احمدیت سے منسلک کرنے کی توفیق ملی۔ ریجن بھر میں ۱۳ تبلیغی سٹال لگائے گئے اور ۳۵ تبلیغی نشستوں کا انعقاد کیا گیا۔ گو میدان کی وسعت کے لحاظ سے ابھی دعوت الی اللہ کے مواقع بہت ہیں تاہم ریجن میں ترک افراد کی بیعتیں کروا کر جماعت Giessen نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا دیگر جماعتوں میں Schmitten بھی بہت احسن رنگ میں دعوت الی اللہ کے فرائض ادا کرنے میں کوشاں ہے۔

میونخ ریجن:۔ درجنوں بیعتیں کروانے والے اس ریجن میں مختلف اقوام کے ساتھ تبلیغی نشستوں کا سلسلہ جاری ہے اور دوسرے مثالی ریجنز کی کارکردگی کو سامنے رکھتے ہوئے دعوت الی اللہ کے فریضہ کو کماحقہ ادا کرنے کی کوششیں جاری ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمتیں نازل فرمائے اور ہر ریجن اس مقام پر پہنچ جائے کہ ان میں امتیاز ایک مشکل امر بن جائے اور ہمیشہ ترقی کی طرف قدم بڑھتا رہے۔ آمین۔

★★★★★★

احباب کرام کی خدمت میں
عید الفطر کے مبارک موقع پر
ادارہ "اخبار احمدیہ" جرمنی کی طرف سے
دلی عید مبارک

ایک ضروری وضاحت

ماہنامہ "اخبار احمدیہ" جرمنی جنوری ۱۹۹۷ء کے شمارہ میں محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم سے متعلق جناب ڈاکٹر پرویز پروازی کی ایک نظم شائع ہوئی تھی۔ جس کے متعلق محترم پروازی صاحب نے درج ذیل وضاحتی نوٹ ارسال فرمایا ہے۔

" آج حضرت صاحب کا گرامی نامہ موت العالم موت العالم والی نظم کے بارہ میں ملا حضرت صاحب نے از راہ بندہ پروری نظم کو پسند فرمایا ہے مگر ساتھ ہی آخری مصرعہ میں اصلاح بھی فرمائی ہے۔ میرا مصرعہ تھا "وہ ایک شخص نہیں پورا اک زمانہ تھا"۔ حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر مصرعہ یوں ہو تو اس میں زیادہ جامعیت ہوگی کہ "وہ ایک شخص نہیں تھا وہ اک زمانہ تھا" از راہ کرم اس مصرعہ کو اب یونہی پڑھا جائے کہ یہی برکت کا موجب ہے اس نظم کا آخری شعر یوں ہوگا۔

جسے سلا دیا مٹی میں ہم نے پچھلے پہر
وہ ایک شخص نہیں تھا وہ اک زمانہ تھا"

قرآن کریم کی تلاوت اور تفسیر سے متعلق بعض ضروری امور

*** از قلم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم ۔ مبلغ انچارج جرمنی ***

*** قسط دوم ***

قرآن کریم کی تفسیر کے متعلق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب برکات الدعا میں سات معیار بیان فرمائے ہیں:۔

" سب سے اول معیار تفسیر صحیح کا شواہد قرآنی ہیں ۔ یہ بات نہایت توجہ سے یاد رکھنی چاہیئے کہ قرآن کریم اور معمولی کتابوں کی طرح نہیں جو اپنی صداقتوں کے ثبوت یا انکشاف کے لئے دوسروں کا محتاج ہو ۔ وہ ایک ایسی متناسب عمارت کی طرح ہے جس کی ایک اینٹ ہلانے سے تمام عمارت کی شکل بگڑجاتی ہے ۔ اس کی کوئی صداقت ایسی نہیں ہے جو کم سے کم دس یا بیس شاہد اس کے خود اسی میں موجود نہ ہوں ۔ سو اگر ہم قرآن کریم کی ایک آیت کے ایک معنے کریں تو ہمیں دیکھنا چاہیئے کہ ان معنوں کی تصدیق کیلئے دوسرے شواہد قرآن کریم سے ملتے ہیں یا نہیں ۔ اگر دوسرے شواہد دستیاب نہ ہوں بلکہ ان معنوں کی دوسری آیتوں سے صریح معارض پائے جاویں تو ہمیں سمجھنا چاہیئے کہ وہ معنی بالکل باطل ہیں کیونکہ ممکن نہیں کہ قرآن کریم میں اختلاف ہو اور سچے معنوں کی یہی نشانی ہے کہ قرآن کریم میں سے ایک لشکر شواہد بیّنہ کا اس کا مصدق ہو ۔

دوسرا معیار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر ہے ۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ سب سے زیادہ قرآن کے معنے سمجھنے والے ہمارے پیارے اور بزرگ نبی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے ۔ پس اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی تفسیر ثابت ہوجائے ۔ تو مسلمان کا فرض ہے کہ بلاتوقف اور بلا دغدغہ قبول کرے نہیں تو اس میں الحاد اور فلسفیت کی رگ ہوگی ۔

تیسرا معیار صحابہؓ کی تفسیر ہے ۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نوروں کو حاصل کرنے والے اور علم نبوت کے پہلے وارث تھے اور خدا تعالیٰ کا ان پر بڑا فضل تھا اور نصرت الٰہی ان کی قوت مدرکہ کے ساتھ تھی کیونکہ ان کا نہ صرف قال بلکہ حال تھا ۔

چوتھا معیار خود اپنا نفس مطہر لے کر قرآن کریم میں غور کرنا ہے کیونکہ نفس مطہرہ سے قرآن کریم کو مناسبت ہے ۔ اللہ جل شانہ فرماتا ہے لا یمسہ الا المطہرون یعنی قرآن کریم کے حقائق صرف ان پر کھلتے ہیں جو پاک دل ہوں ۔ کیونکہ مطہر القلب انسان پر قرآن کریم کے پاک معارف بوجہ مناسبت کھل جاتے ہیں اور وہ ان کو شناخت کرلیتا ہے اور سونگھ لیتا ہے اور اس کا دل بول اٹھتا ہے کہ ہاں یہی راہ سچی ہے اور اس کا نور قلب سچائی کی پرکھ کے لئے ایک عمدہ معیار ہوتا ہے ۔ پس جب تک انسان صاحب حال نہ ہو اور اس تنگ راہ سے گذرنے والا نہ ہو جس سے انبیاء علیہم السلام گذرے ہیں تب تک مناسب ہے کہ گستاخی اور تکبر کی جہت سے مفسّر قرآن نہ بن بیٹھے ورنہ وہ تفسیر بالرائے ہوگی جس سے نبی علیہ السلام نے منع فرمایا ہے اور کہا ہے کہ من فسرالقرآن برایہ فاصاب فقداخطا ۔ یعنی جس نے صرف اپنی رائے سے قرآن کی تفسیر کی اور اپنے خیال میں اچھی کی تب بھی اس نے بری تفسیر کی ۔

پانچواں معیار لغت عرب بھی ہے ۔ لیکن قرآن کریم نے اپنے وسائل آپ اس قدر قائم کردیئے ہیں کہ چنداں لغات عرب کی تفتیش کی حاجت نہیں ہاں موجب زیادت بصیرت بے شک ہے بلکہ بعض اوقات قرآن کریم کے اسرار مخفیہ کی طرف لغت کھودنے سے توجہ پیدا ہوجاتی ہے اور ایک بھید کی بات نکل آتی ہے ۔

چھٹا معیار روحانی سلسلہ کے سمجھنے کے لئے سلسلہ جسمانی ہے کیونکہ خداوند تعالیٰ کے دونوں سلسلوں میں بکلی تطابق ہے ۔

ساتواں معیار وحی ولایت اور مکاشفات محدثین ہیں ۔ اور یہ معیار گویا تمام معیاروں پر حاوی ہے کیونکہ صاحب وحی محدثیت اپنے نبی متبوع کا پورا ہمرنگ ہوتا ہے اور بغیر نبوت اور تجدید احکام کے وہ سب باتیں اس کو دی جاتی ہیں جو نبی کو دی جاتی ہیں اور اس پر یقینی طور پر سچی تعلیم ظاہر کی جاتی ہے اور نہ صرف اس قدر بلکہ اس پر وہ سب امور بطور انعام و اکرام کے وارد ہوجاتے ہیں جو نبی متبوع پر وارد ہوتے ہیں ۔ سو اس کا بیان محض اٹکلیں نہیں ہوتیں بلکہ وہ دیکھ کر کہتا ہے اور سنکر بولتا ہے اور یہ راہ اس امت کے لئے کھلی ہے ۔

ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا کہ وارث حقیقی کوئی نہ رہے اور ایک شخص جو دنیا کا کیڑا اور دنیا کے جاہ و جلال اور ننگ و ناموس میں مبتلا ہے وہی وارث علم نبوت ہو کیونکہ خدا تعالیٰ وعدہ کرچکا ہے کہ بجز مطہرین کے علم نبوت کسی کو نہیں دیا جائے گا بلکہ یہ تو اس پاک علم سے بازی کرنا ہے کہ ہر ایک شخص باوجود اپنی آلودہ حالت کے وارث النبی ہونیکا دعویٰ کرے اور یہ بھی ایک سخت جہالت ہے کہ ان وارثوں کے وجود سے انکار کیا جائے اور یہ اعتقاد رکھا جائے کہ اسرار نبوت کو اب صرف بطور ایک گذشتہ قصہ کے تسلیم کرنا چاہیئے جنکا وجود ہماری نظر کے سامنے نہیں ہے اور نہ ہونا ممکن ہے ۔ اور نہ ان کا کوئی نمونہ موجود ہے ۔

بات یوں نہیں ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو اسلام زندہ مذہب نہ کہلاسکتا بلکہ اور مذہبوں کی طرح یہ بھی مردہ مذہب ہوتا اور اس صورت میں اعتقاد مسئلہ نبوت بھی صرف ایک قصہ ہوتا جس کا گذشتہ قرنوں کی طرف حوالہ دیا جاتا مگر خدا تعالیٰ نے ایسا نہیں چاہا کیونکہ وہ خوب جانتا تھا کہ اسلام کے زندہ ہونے کا ثبوت اور نبوت کی یقینی حقیقت جو ہمیشہ ہر ایک زمانہ میں منکرین وحی کو ساکت کرسکے اسی حالت میں قائم رہ سکتی ہے کہ سلسلۂ وحی برنگ محدثیت ہمیشہ کیلئے جاری رہے ۔ سو اس نے ایسا ہی کیا ۔ محدث وہ لوگ ہیں جو شرف مکالمۂ الٰہی سے مشرف ہوتے ہیں اور ان کا جوہر نفس انبیاء کے جوہر نفس سے اشد مشابہت رکھتا ہے ۔ اور وہ خواص عجیبہ نبوت کے لئے بطور آیات باقیہ کے ہوتے ہیں تا یہ دقیق مسئلہ نزول وحی کا کسی زمانہ میں بے ثبوت ہوکر صرف بطور قصّہ کے نہ ہوجائے ۔

یہ خیال ہرگز درست نہیں کہ انبیاء علیہم السلام دنیا سے بے وارث ہی گذر گئے اور اب ان کی نسبت کچھ رائے ظاہر کرنا بجز قصّہ خوانی کے اور کچھ زیادہ وقعت نہیں رکھتا بلکہ ہر ایک صدی میں ضرورت کے وقت ان کے وارث پیدا ہوتے رہے ہیں اور اس صدی میں یہ عاجز ہے ۔ خدا تعالیٰ نے مجھ کو اس زمانہ کی اصلاح کیلئے بھیجا ہے تا وہ غلطیاں جو بجز خدا تعالیٰ کی خاص تائید کے نکل نہیں سکتی تھیں وہ مسلمانوں کے خیالات سے نکالی جائیں اور کو سچے اور زندہ خدا کا ثبوت دیا جائے اور اسلام کی عظمت اور حقیقت تازہ نشانوں سے ثابت کی جائے ۔ سو یہی ہورہا ہے قرآن کریم کے معارف ظاہر ہو رہے ہیں لطائف اور دقائق کلام ربانی کے کھل رہے ہیں نشان آسمانی اور خوارق ظہور میں آ رہے ہیں اور اسلام کے حسنوں اور نوروں اور برکتوں کا خدا تعالیٰ نئے سرے جلوہ دکھلا رہا ہے جس کی آنکھیں دیکھنے کی ہیں دیکھے اور جس میں سچا جوش ہے وہ طلب کرے اور جس میں ایک ذرہ حب اللہ اور رسول کریمؐ کی ہے وہ اٹھے اور آزمائے اور خدا تعالیٰ کی اس پسندیدہ جماعت میں داخل ہووے جس کی بنیادی اینٹ اس نے اپنے پاک ہاتھ سے رکھی ہے ۔

اور یہ کہنا کہ اب وحی ولایت کی راہ مسدود ہے اور نشان ظاہر نہیں ہوسکتے اور دعائیں قبول نہیں ہوتیں یہ ہلاکت کی راہ ہے نہ سلامتی کی ۔ خدا تعالیٰ کے فضل کو ردّ مت کرو اٹھو ! آزماؤ اور پرکھو ۔ پھر اگر یہ پاؤ کہ معمولی سمجھ اور معمولی عقل اور معمولی باتوں کا انسان ہے تو قبول نہ کرو لیکن اگر کرشمۂ قدرت دیکھو اور اسی ہاتھ کی چمک پاؤ جو مؤیدان حق اور مکلمان الٰہی میں ظاہر ہوتا رہا ہے تو قبول کرلو اور یقیناً سمجھو کہ خدا تعالیٰ کا اپنے بندوں پر بڑا احسان یہی ہے کہ وہ اسلام کو مردہ مذہب رکھنا نہیں چاہتا بلکہ ہمیشہ یقین اور معرفت اور الزام خصم کے طریقوں کو کھلا رکھنا چاہتا ہے ۔

بھلا تم آپ ہی سوچو کہ اگر کوئی وحی نبوت کا منکر ہو اور یہ کہے کہ ایسا خیال تمہارا سراسر وہم ہے تو اس کے مونہہ بند کرنے والی بجز اس کے نمونہ دکھلانے کے اور کونسی دلیل ہو سکتی ہے ؟ کیا یہ خوشخبری ہے یا بدخبری کہ آسمانی برکتیں صرف چند سال اسلام میں رہیں اور پھر وہ خشک اور مردہ مذہب ہوگیا ؟ اور کیا ایک سچے مذہب کے لئے یہی علامتیں ہونی چاہئیں ؟ (باقی آئندہ انشاء اللہ)

تقریب آمین

خاکسار کے بیٹے عزیزم فاروق احمد خان نے خدا تعالیٰ کے فضل سے آٹھ سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے ۔ (فالحمدللہ علیٰ ذلک)

عزیز موصوف مکرم عبداللطیف صاحب مرحوم (عرف ننھا ۔ سابق اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری ، ربوہ) کا پوتا اور مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب جنجوعہ آف ملتان کا نواسہ ہے ۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو قرآنی تعلیمات پر عمل پیرا ہوکر اس نور سے کماحقہ استفادہ کرنے کی سعادت عطا فرماتا رہے ۔ آمین ۔ (انیس خان ۔ Duisburg)

اعلان ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کی بھتیجی عزیزہ روبینہ احمد آف Rodgau اہلیہ عزیزم چوہدری مبشر احمد صاحب کو مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۹۶ء کو بیٹے سے نوازا ہے ۔ جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تصور احمد عطا فرمایا ہے ۔

نومولود مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب (سابق کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ۔ ربوہ) کا پوتا اور مکرم عبدالشکور خاں صاحب اسلم (نائب امیر ، جرمنی) کا نواسہ ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے ۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک خادم دین بنائے اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بنائے ۔ (منظور احمد خان Lampertheim)

ضروری گذارش

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے اخبار کو قوم کی زندگی کی علامت قرار دیا ہے ۔ اس ارشاد کے پیش نظر کسی اخبار میں زندگی بخش مواد کا ہونا ضروری ہے ۔ جماعت احمدیہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سے ایسے اصحاب موجود ہیں جو اپنی زندگی میں پیش آنے والے مختلف ایمان افروز واقعات و تجربات تحریر میں لاکر اخبار کی زینت بناسکتے ہیں ۔

بعض احباب وقتاً فوقتاً قلمی تعاون فرماتے رہتے ہیں ان کے شکریہ کے ساتھ گذارش ہے کہ اس بات کا بطور خاص خیال فرمائیں کہ کاغذ کے ایک طرف اور حتی المقدور خوشخط لکھا جائے اور اگر کانٹ چھانٹ ضروری ہو تو صاف کرکے پھر ارسال فرمایا کریں نیز اپنا نام ، پتہ اور فون نمبر ضرور درج فرمائیں بصورت دیگر مضمون کے معیاری ہونے کے باوجود ادارہ اس کی اشاعت سے قاصر ہوگا ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء ۔ (مدیر)